

## صحابہؓ — سرورِ عالم کے مجسم معجزے

### ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم ◦

آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے تمام پہلو اور زاویے حیرت انگیز اور بے مثل ہیں۔ ایسا ہی ایک یگانہ روزگار پہلو اور انوکھا معجزہ ہے: انسانی دلوں اور ذہنوں کی تسخیر —! انسان کائنات کی سب سے پراسرار پیچیدہ اور حیرت انگیز چیز ہے، جسے آنحضور علیہ السلام نے بیک نظر مسخر کر لیا۔ یہ تسخیر جسموں کی نہیں، دلوں کی تھی۔ جس نے ایک بار ذات گرامی کو دیکھا، دیوانہ ہو گیا۔ ایک بار سنا، فریفتہ و شیدا ہو گیا۔ نبیؐ کے فیضانِ نظر نے ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ عقل و فکر، شعور و آگاہی، سب یکسر بدل کر رہ گئے۔ ان پاکیزہ نفوس نے نور کے اس نیر و تاباں منارہ سے روشنی لے کر اپنے من میں اُجالے کیے۔ انھیں دیکھا، سنا تو ہر حرف، ہر لہجہ اور ہر جنبش کو اسوۂ عمل بنا لیا۔ لمحوں میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ اونٹوں کے چرانے والے دنیا میں تہذیب و تمدن کی شمعیں روشن کرنے لگے۔ بات بات پر تلوار نکالنے، خون کے دریا بہانے اور صدیوں کی دشمنیاں پالنے والے اب سمعنا و اطعنا --- ہم نے سنا اور مان لیا کا اعلان کرنے لگے۔ اپنے حسب و نسب پر فخر و غرور کرنے، شان و شوکت پر اترانے والے اُس ذات والا تبار پر فداہ ابی و امی --- اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے۔ پتھروں کی طرح سخت دل خوفِ الہی سے معمور ہو گئے۔ اپنی خاطر مٹنے والے دوسروں کے لیے قربانی و ایثار کے خوگر ہو گئے۔

کفر و نفاق کی جگہ صدق و صفا، خلوص و وفانے لے لی۔ حرص و ہوس کے بجائے فقر و غنا، خوزیزی اور سفاکی کے بجائے اخوت و محبت کا چلن ہوا۔ دنیا کی راحتوں پر مرٹنے والے آخرت کی نعمتوں کے متمنی اور مشتاق ہو گئے۔

یقیناً یہ معجزہ ہی تھا۔۔۔ ایک تابد زندہ و جاوید رہنے والا معجزہ۔۔۔ کہ بیک نظر، بیک لمحہ اتنا بڑا انقلاب برپا ہوا کہ چند ہی سالوں میں حجۃ الوداع تک ایک لاکھ ۲۴ ہزار سے بھی زائد ایسے پاکیزہ نفوس کی جماعت وجود میں آ گئی جن میں سے ہر ایک کی حیات۔۔۔ ہر ایک کا کردار۔۔۔ سرکارِ دو جہاں کی حیاتِ مقدسہ کا عکس تھا۔ اعلیٰ اخلاق، عفت و پاک بازی، حق گوئی و بے باکی، دیانت و امانت۔۔۔ عدل و انصاف، گفتار و کردار توکل و استغنا، شجاعت و استقامت، قربانی و ایثار، جاں فروشی و جاں نثاری کے روشن ستارے دشت و چمن میں سحر کرنے لگے۔ روشنی و ہدایت کے یہ ستارے قیامت تک آنے والوں کے راہنما و راہبر قرار پائے۔ انھی کے بارے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔۔۔ بِأَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ، ان میں سے جسے بھی تم پیشوا بنا لو، ہدایت پا لو گے۔ اپنے صحابہؓ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تنبیہ کی: اللّٰهُ اللّٰهُ فِيْ اَصْحَابِيْ، میرے اصحاب کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ اٰمٍ بَعْدِيْ غَرْصًا، میرے بعد انھیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے محبت کا معیار میرے صحابہؓ سے بھی محبت ہے۔ ان سے نفرت و بغض مجھ سے نفرت و بغض ہے۔ انھیں ایذا دینا مجھے ایذا دینے کے مصداق ہے اور مجھے ایذا دینا اللہ کو ایذا دینا ہے۔ یہ پاکیزہ نفوس اور مقدس ہستیاں وہ ہیں جنہیں قرآن حکیم نے بڑی عظمت و مرتبت سے نوازا ہے۔ نہ صرف قرآن میں بلکہ ان کا ذکر اپنے آقا و مولا کے ساتھ تو رات و انجیل میں بھی بیان ہوا ہے۔ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْانجِيلِ۔

قرآن مجید میں اصحاب نبیؐ کی عظمت و بلند مرتبت کا جا بجا ذکر موجود ہے۔ سورہ فاطر میں اللہ نے انھیں اپنے منتخب بندے اور کتاب کے وارث قرار دے کر خصوصی سلام بھیجا: **وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ---** اور فرمایا: **أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ---** دراصل یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی دعوت حق سنی تو فوراً اُسے قبول کیا اور اس کی خاطر ہر طرح کا ستم اور ظلم سہا۔

قرآن نے خود ان صحابہؓ کا قول بیان کیا: **رَبُّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا** (آل عمران ۳: ۱۹۳)۔ اللہ کریم نے ان کے لیے اپنے فضل اور رضا کا اعلان کیا جنہوں نے راہ حق میں اپنے گھر اور مال لٹا دیے۔ **--- لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا** (الحشر ۵۹: ۸)۔

قرآن نے انھیں دین حق کی راہ پر ”السابقون الاولون“ قرار دیا اور فرمایا: **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ---** کہ اللہ بھی اُن سے راضی ہوا اور یہ بھی اپنے مالک و آقا کی نعمتوں اور عنایات پر راضی ہو گئے۔ اور ان کے لیے جنت کا انعام اور وہاں ہمیشہ قیام کا وعدہ فرمایا۔ اور اسے ”**الْفَوْزُ الْعَظِيمُ**“ یعنی بڑی کامیابی قرار دیا (توبہ ۹: ۱۰۰)۔ قرآن مجید نے ان صحابہؓ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: **رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ** (الاحزاب ۳۳: ۲۳) ”یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا“۔

قرآن نے انھیں خیر امت اور امت وسط قرار دے کر نیکی پھیلانے اور بدی کی جھنجھٹ سے پریشان ہونے سے بھی فرمایا کہ قیامت کے روز جب لوگ رسوائی کے خوف سے پریشان ہوں گے اللہ انھیں رسوائی سے بچائے گا۔ **يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ**

**النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ** (التحریم ۶۶: ۸)

قرآن کریم نے ان اصحاب نبی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام و مرتبہ کے علاوہ ان کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ جن کی وجہ سے انھیں نبی کی قربت اور اپنے مالک و آقا کی رضا و مغفرت اور اجرِ عظیم، رزقِ کریم اور فوزِ عظیم کی بشارتیں عطا ہوئیں۔

قرآن نے انھیں اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ --- حقیقی مومن ---

الصادقون --- سچے لوگ --- الراشدون --- ہدایت یافتہ ---

المفلحون --- نلاح یافتہ --- الفائزون --- کامیاب قرار دیا۔ اس لیے

کہ انھوں نے ایمان کو اپنے دلوں میں جگہ دی۔ کفر، فسق اور آقا کی نافرمانی سے

قولی و عملی کنارہ کشی اختیار کی۔ یہ لوگ گناہِ کبیرہ -- الفواحش --- یعنی فحش

باتوں اور برے اعمال سے اجتناب کرتے رہے اور جب غصہ میں ہوتے تو

معاف کر دیتے۔ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (النشوریٰ

۳۷:۴۲) --- یہ لوگ اپنی خواہشات اور ضروریات کو قربان کر کے اپنے

ساتھیوں کی ضروریات کو ترجیح دینے والے تھے۔ يُؤْتِزُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر ۵۹:۹)۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

کے یہ ساتھی قرآن کی نظر میں رُحَمَاءٌ بَيْنَهُمْ --- حلقہ یاراں میں برہم کی

طرح نزم اور اُنْبُدْآءٌ عَلَى الْكُفَّارِ --- رزمِ حق و باطل میں فولاد --- یعنی

دشمن کے لیے سخت اور دوست کے لیے نرم۔ شب و روز اپنے رب کی بارگاہ میں

سجدہ ریز، رُكْعًا سَجْدًا --- ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا: يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ

سَجْدًا وَقِيَامًا --- کہ یہ لوگ اپنی راتیں قیام و سجود میں گزارتے ہیں اور ہر دم

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا --- اپنے پروردگار کی رضا اور فضل

کے طلب گار رہتے ہیں۔

سورۃ السجدہ میں اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا کہ تَتَجَا فِی جُنُوبِهِمْ عَنِ  
 الْمَصَاجِعِ يَذْعُونُ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا --- کہ اپنے رب کے خوف اور  
 مغفرت کی امید میں ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ ان کی ایک  
 صفت وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ --- کہ اللہ کے عطا کردہ مال میں سے اس کی  
 راہ میں خرچ کرتے ہیں، بھی بیان کی گئی۔ قرآن نے ہدایت کے ان میناروں کی  
 کچھ اور صفات بیان کیں۔ ”يُمْنُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُونًا --- یہ زمین پر  
 آہستہ آہستہ چلتے ہیں، یعنی فخر و تکبر سے پاک چال --- اور إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ  
 يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا --- جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور اسراف  
 نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

اصحاب نبی اپنے رب پر ایمان لائے اپنے آقا و مولا پر فدا و نثار ہوئے، ان کے  
 فرمان پر سر تسلیم خم کیا اور ان کے ہر قول و عمل کے مطابق اپنی ساری زندگی بدل کر  
 رکھ دی۔ اپنے مولا کے حکم پر جان و مال سے جہاد کیا اور راہِ خدا میں ہجرت بھی کی۔  
 یہ وہ لوگ تھے --- الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ (انفال ۲۰:۸)۔  
 جب اللہ کا ذکر ہوتا تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے۔ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ  
 زَادَتْهُمْ إِيمَانًا (۲۰:۸) اور جب ان کے سامنے رب کی آیات تلاوت کی  
 جاتیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا۔ یہ وہ لوگ تھے --- کہ اپنے آقا و مولا کے فرمان کو  
 نہیں ٹالنا لیت و لعل سے کام لیا۔ نہ سوچ بچار میں پڑے اور نہ کسی مصلحت کا شکار  
 ہوئے۔ جو نبی اللہ اور رسول کا حکم پہنچا، رضا معلوم ہوئی، اپنا سب کچھ مطیع بنا دیا۔  
 ان صحابہؓ کی حیاتِ طیبہ کے یہ نقوش قرآنِ عظیم کے صفحات پر تابدار روشن رہیں گے،  
 اور قیامت تک انسانیت کے لیے راہنما اور ہدایت کا مرکز و منبع رہیں گے۔ اُمت  
 مسلمہ آج بھی اور ہر دور میں انھی سے ایمان کا نور حاصل کرتی رہے گی۔ مگر محض  
 تذکروں --- یادوں اور باتوں سے نہیں --- اسی طرزِ حیات، اسی اسوۃ عمل کو اپنا  
 کر --- انھی مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر ---!

سورۃ السجدہ میں اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا کہ تَتَجَا فِی جُنُوبِهِمْ عَنِ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا --- کہ اپنے رب کے خوف اور مغفرت کی امید میں ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ ان کی ایک صفت وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ --- کہ اللہ کے عطا کردہ مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بھی بیان کی گئی۔ قرآن نے ہدایت کے ان میناروں کی کچھ اور صفات بیان کیں۔ ”يُمْنُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُنَا --- یہ زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں، یعنی فخر و تکبر سے پاک چال --- اور إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا --- جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

اصحاب نبی اپنے رب پر ایمان لائے اپنے آقا و مولا پر فدا و نثار ہوئے، ان کے فرمان پر سر تسلیم خم کیا اور ان کے ہر قول و عمل کے مطابق اپنی ساری زندگی بدل کر رکھ دی۔ اپنے مولا کے حکم پر جان و مال سے جہاد کیا اور راہِ خدا میں ہجرت بھی کی۔ یہ وہ لوگ تھے --- الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ (انفال ۲۰:۸) جب اللہ کا ذکر ہوتا تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے۔ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا (۲۰:۸) اور جب ان کے سامنے رب کی آیات تلاوت کی جاتیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا۔ یہ وہ لوگ تھے --- کہ اپنے آقا و مولا کے فرمان کو نہیں ٹالنا لیت و لعل سے کام لیا۔ نہ سوچ بچار میں پڑے اور نہ کسی مصلحت کا شکار ہوئے۔ جو نبی اللہ اور رسول کا حکم پہنچا، رضا معلوم ہوئی، اپنا سب کچھ مطیع بنا دیا۔ ان صحابہؓ کی حیاتِ طیبہ کے یہ نقوش قرآنِ عظیم کے صفحات پر تابدار روشن رہیں گے، اور قیامت تک انسانیت کے لیے راہنما اور ہدایت کا مرکز و منبع رہیں گے۔ امت مسلمہ آج بھی اور ہر دور میں انھی سے ایمان کا نور حاصل کرتی رہے گی۔ مگر محض تذکروں --- یادوں اور باتوں سے نہیں --- اسی طرزِ حیات، اسی اسوۃ عمل کو اپنا کر --- انھی مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر ---!

